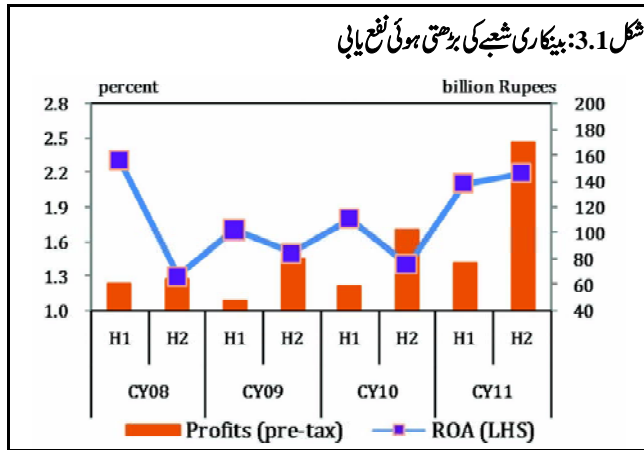


3 بینکاری شعبے کی صحت اور چلک

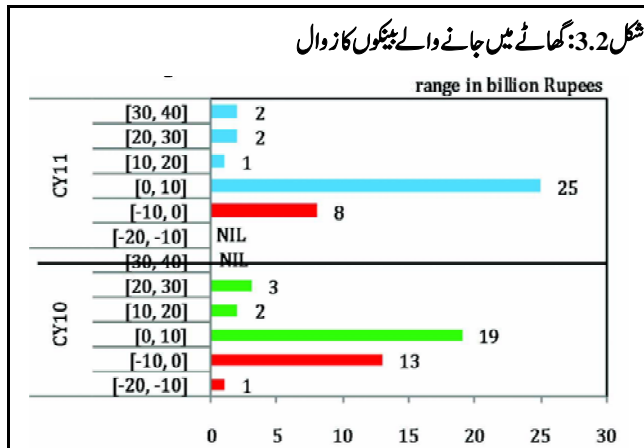
حکومتی تمسکات پر منافع اور درجہ بند قرضوں پر کمتر اختصاص کی بنا پر 2011ء میں بینکاری شعبے کا سالانہ منافع (قبل از ٹیکس) 169.9 ارب روپے رہا جو ریکارڈ ہے۔ بینکاری شعبے کی شرح کفایت سرمایہ جو پہلے ہی ضوابطی شرائط سے کافی متجاوز تھی 2011ء کی دوسری ششماہی میں مزید بڑھ کر 15.1 فیصد ہو گئی جو پہلی ششماہی سے 100 بی پی ایس زیادہ ہے۔ بھرپور منافع، نئے ایکویٹی ادخال اور بینکوں کے خطرے سے گریز کے رویے کے باعث گھٹتے ہوئے خطرہ بہ وزن اثاثوں نے شعبہ بینکاری کے ادائیگی قرض کے خاکے کو مضبوط بنایا۔ تاہم ابتر عالمی اور ملکی حالات کی وجہ سے بعض بینکوں کے لیے کم از کم سرمائے کی شرائط کو پورا کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ 2011ء کی دوسری ششماہی کے دباؤ کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ بینکاری نظام تاریخی نیز فرضی قرضہ جاتی، بازاری اور سیالیت کے خطرے کے دھچکے برداشت کرنے کے قابل ہے۔

نفع یابی



حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری پر بھاری منافع سے بینکاری شعبے کی نفع یابی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی

بینکوں کے پاس بے خطر حکومتی تمسکات کے بڑھتے ہوئے ذخیرے کی بنا پر 2011ء کی دوسری ششماہی میں بینکاری شعبے کی آمدنی میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا۔ مزید برآں بڑھی ہوئی قیمت فروخت لازم کی بنا پر کمتر اختصاص نے نفع یابی کی سطح میں اضافہ کر دیا۔²⁴ چنانچہ 2011ء میں قبل از ٹیکس منافع 67.1 فیصد سال بسال بڑھ کر 169.9 ارب روپے کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گیا (شکل 3.1)۔ آمدنی کے اہم اظہار یہ اس سطح تک پہنچ گئے جو 2007ء میں تھی۔ اثاثوں پر منافع 2011ء کی دوسری ششماہی میں بڑھ کر 2.2 فیصد ہو گیا جو 2010ء کی شرح 1.4 فیصد سے زیادہ ہے۔



بینکوں میں نفع یابی کا ارتکاز مزید کم ہونے سے شعبے کے امکانات مستحکم تر ہو گئے

اگرچہ حکومتی تمسکات میں بینکوں کی سرمایہ کاری کو اتنی پیداواری صلاحیت کا حامل نہیں سمجھا جاتا جتنی کاروباری اداروں اور خاندانوں کو قرضے دینے میں ہے تاہم اس سے بینکوں کو بے خطر آمدنی کا ایک راستہ مل گیا ہے اور انہیں کمزور معاشی ماحول میں بھی منافع کمانے کا موقع دستیاب ہوا ہے۔ بینکوں کے تمام زمروں میں نفع یابی دیکھی گئی۔ صرف 8 بینکوں کو نقصان ہوا جبکہ 2010ء میں 14 بینک گھائے میں رہے تھے (شکل 3.2)۔ مزید یہ کہ مجموعی نفع یابی میں 5 بڑے بینکوں کا حصہ کم ہو کر 74.7 فیصد رہ گیا جبکہ پچھلے سال مجموعی آمدنی میں 106 فیصد تھا۔ نفع کے

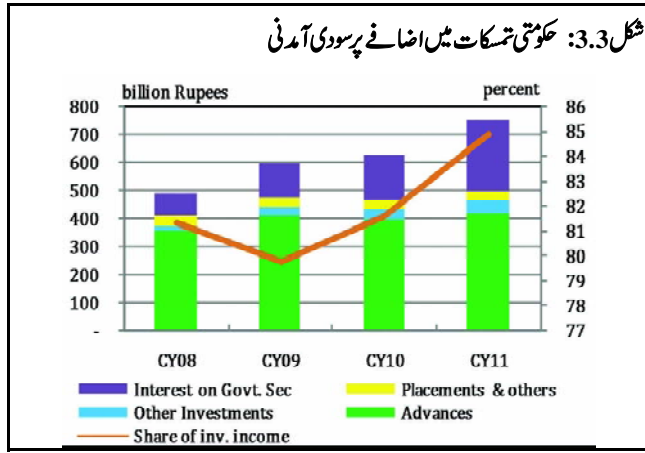
²⁴ قیمت فروخت لازم کے فوائد میں اضافے کی اجازت 2011ء کے بی ایس ڈی سرکلر نمبر 1-اکتوبر 2011ء میں دی گئی۔

جدول 3.1: آمدنی کا ارتکاز (فیصد حصہ)					
دسمبر 2011ء	حصہ	اثاثوں پر منافع	ایکویٹی پر منافع	اے یو پی ایم	خالص سودی مارجن
5 سرفہرست بینک	74.7	3.2	30.1	10.9	29.2
10 سرفہرست بینک	14.7	1.4	19.0	10.9	12.7
11 سرفہرست بینک	8.3	0.8	9.6	10.6	7.4
21 سرفہرست بینک	1.4	0.6	4.2	10.4	5.6
سرکاری شعبے کے بینک	17.8	1.9	18.4	10.0	19.4
مقامی نجی بینک	76.8	2.2	24.1	11.0	19.9
بیرونی بینک	3.3	2.2	14.1	11.4	19.6
تنحصیسی بینک	2.1	2.4	43.2	10.6	22.6
تمام بینک	100.0	2.1	22.6	10.8	19.9

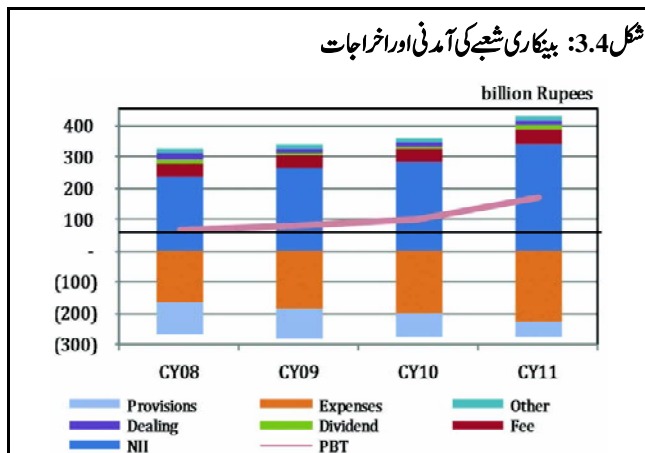
اظہاریوں کے حوالے سے بینکوں کے تجزیے سے پھر توثیق ہوتی ہے کہ اوسطاً پانچ بڑے بینک پوری صنعت کی اوسط سے زیادہ منافع کما رہے ہیں کیونکہ انہیں بقیہ بینکوں پر مسابقتی برتری حاصل ہے۔ درمیانے اور چھوٹے بینکوں کے نفع کے اظہار یہ پچھلی ششماہی کے دوران معمولی سے بہتر ہوئے ہیں کیونکہ قرضوں میں زیادہ تر اضافہ اسی زمرے میں ہوا (جدول 3.1)۔

سرمایہ کاری یافتہ پر سودی آمدنی تیزی سے بڑھی

سرمایہ کاری پر سودی آمدنی میں نمایاں اضافے کی بنا پر بینکاری شعبے کی خالص سودی آمدنی میں 2011ء کے دوران 20.4 فیصد کی بھرپور نمو دیکھی گئی۔ اس میں 52.9 فیصد اضافہ ہوا۔



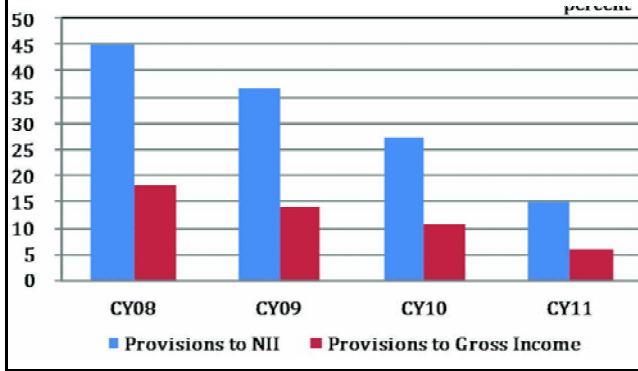
اگرچہ قرضوں سے ہونے والی سودی آمدنی اس مد میں اضافہ کرنے والا سب سے بڑا عنصر ہے تاہم سرمایہ کاریوں کے ذخیرے میں مزید اضافے سے سرمایہ کاری آمدنی کا حصہ بڑھ کر 40 فیصد ہو گیا جبکہ 2010ء میں 31 فیصد تھا۔ سرمایہ کاری آمدنی کی مد کے اندر حکومتی تمسکات پر منافع 2011ء کے دوران کسو پہ سود کا 84.8 فیصد تھا جبکہ پچھلے سال یہ شرح 81.5 فیصد تھی (شکل 3.3)۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ 2011ء کی دوسری ششماہی میں پالیسی ریٹ 200 بی پی ایس گھٹ جانے کے باوجود حکومتی تمسکات پر سودی آمدنی کا ارتکاز بڑھتا رہا۔



حکومت کی روز افزوں میزانیہ ضروریات کو پورا کرنے کے لیے 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران بینکوں نے بچت اور معینہ امانتوں کو بڑھانے کے علاوہ حد سے بڑھ کر ریپو قرض گیری کو استعمال کیا۔ نتیجے کے طور پر سودی اخراجات زیر جائزہ مدت میں 27.4 فیصد بڑھ گئے جبکہ پورے سال کا اضافہ 20.2 فیصد تھا۔

خالص سودی آمدنی کے علاوہ غیر سودی آمدنی بھی 11.2 فیصد (سال بسال) بڑھی جس سے بینکوں کی نفع یابی میں مزید اضافہ ہوا۔ 2011ء کی دوسری ششماہی میں غیر سودی آمدنی میں خاصی بہتری دیکھی گئی اور یہ 12.1 فیصد بڑھی جبکہ پہلی ششماہی میں 8.9 فیصد اضافہ ہوا تھا (شکل 3.4)۔ یہ بہتری فیس کمیشن آمدنی، منافع منقسمہ، زرمبادلہ کے کاروبار کی وجہ سے آئی۔ بینکاری شعبے کے عمومی اخراجات 2011ء میں 14.2 فیصد کا اضافہ ہو گیا کیونکہ بڑھتی ہوئی تنخواہوں اور منسلک اخراجات کی بنا پر کاروبار کرنے کی لاگت زیادہ ہو گئی۔

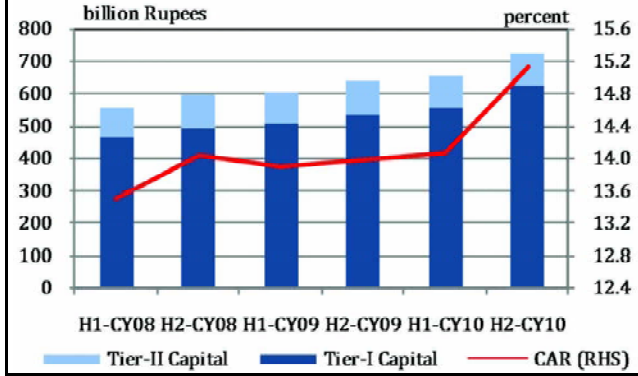
شکل 3.5: اختصاص کی زوال پذیرشیں



اختصاص کے پست تر اخراجات نے بھی منافع اکلنا کرنے میں کردار ادا کیا

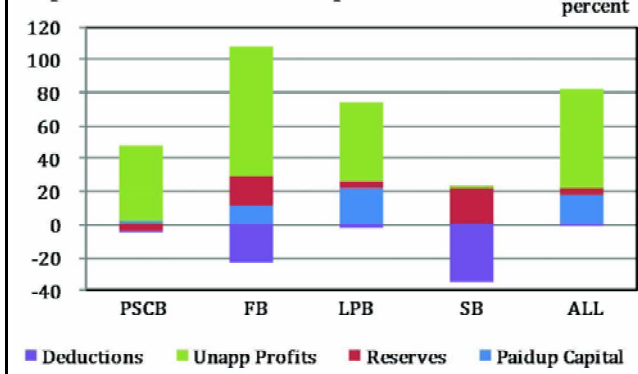
2005-2007ء کے دوران غیر فعال قرضے کے عوض ضمانت کی قیمت فروخت لازم کا فائدہ ختم کر دیا گیا تاکہ بینکوں کی بھرپور نمو اور کارکردگی کے پیش نظر قرضوں کے نقصان کے اختصاص کی کچھ مالیت بن سکے۔ اس خلاف گردشی اقدام سے ضابطہ کار کو اسے معاشی سست رفتاری کے دور میں استعمال کرنے کا موقع فراہم ہوا۔ قیمت فروخت لازم کا فائدہ بتدریج بڑھایا گیا اور آخری اضافہ 2011ء کی دوسری ششماہی میں کیا گیا۔ قیمت فروخت لازم میں اضافے کے ذریعے اختصاص کو درست کرنے سے دوران سال بینکوں کے منافع میں اضافہ ہوا اور زیادہ تر بہتری 2011ء کی دوسری ششماہی میں آئی۔

شکل 3.6: بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت میں مزید بہتری



2011ء کے دوران بینکوں نے 20 ارب روپے سے زائد کا قیمت فروخت لازم کا فائدہ حاصل کیا جو پچھلے سال کے مقابلے میں 75 فیصد کا اضافہ ہے جس سے سال بھر میں اختصاص کے اخراجات میں 27 ارب روپے کی کمی ہوئی (شکل 3.5)۔ تاہم بینکوں کو خطرہ قرض کا انتظام کرنے اور انفیکشن جزدان کی بحالی پر توجہ مرکوز کرنے کی ترغیب دینے کے لیے بینکوں کو قیمت فروخت لازم کے فائدے سے ہونے والی اضافی آمدنی میں سے منافع منقسمہ تقسیم کرنے سے روک دیا گیا۔

شکل 3.7: سطح اول کے سرمائے میں بہتری



بینکاری نظام کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کا خاکہ

بلند نفع یابی اور سرمائے کے تازہ ادخال سے ادائیگی قرض کی صلاحیت کے تناسبات مضبوط ہوئے

بلند نفع یابی، سرمائے کے تازہ ادخال اور خطرہ بہ وزن اثاثوں کی سست نمو کی بنا پر بینکاری شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت 2011ء کی دوسری ششماہی میں مزید مضبوط ہوئی۔ بینکاری شعبے کی نشانیہ شرح کفایت سرمایہ 2011ء کی دوسری ششماہی میں 110 بی پی ایس بہتر ہو کر 15.1 فیصد ہو گئی جبکہ سطح اول کی شرح کفایت سرمایہ بڑھ کر 13 فیصد ہو گئی (شکل 3.6)۔

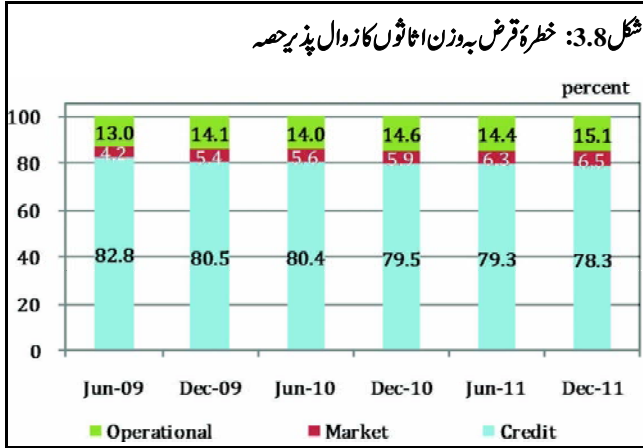
سرمائے کے ڈھانچے میں زیادہ تر بہتری اس بنیادی سرمائے میں آئی جو بعض درمیانے اور چھوٹے سائز کے بینکوں کی جانب سے سرمائے کے تازہ ادخال نیز نامناسب منافع کے بڑھتے ہوئے حجم سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ نتیجتاً دوسری ششماہی میں مجموعی سرمائے میں سطح اول کا حصہ مزید بڑھ کر 85.9 فیصد ہو گیا جبکہ پہلی ششماہی میں 84.8 فیصد تھا۔ اسی طرح تخصیصی بینکوں کو چھوڑ کر زیادہ تر بینکوں کے سطح اول کے سرمائے میں بہتری آئی (شکل 3.7)۔

جدول 3.2: بینک ذمہ دار ادائیگی قرض کے تناسب - 2011ء					
سرمایہ اور اثاثے	سرخ اول اور خطرہ بہ وزن اثاثے	سرخ اول اور خطرہ بہ وزن اثاثے	سرخ اول اور خطرہ بہ وزن اثاثے	سرخ اول اور خطرہ بہ وزن اثاثے	سرخ اول اور خطرہ بہ وزن اثاثے
پہلی ششماہی	دوسری ششماہی	پہلی ششماہی	دوسری ششماہی	پہلی ششماہی	دوسری ششماہی
9.4	9.1	13.8	13.0	16.2	15.5
6.8	6.7	9.6	9.0	12.5	11.9
7.9	7.8	12.1	9.9	13.6	10.8
13.4	13.2	22.2	22.0	21.9	21.9
9.3	9.0	14.4	10.8	16.5	12.8
8.5	8.2	12.3	12.0	14.4	14.1
16.4	15.2	31.1	25.0	31.3	25.2
7.5	2.0	3.4	2.0	8.9	8.0
8.9	8.5	13.0	11.9	15.1	14.1

ادائیگی قرض کی صلاحیت کے تناسب کا ارتکاز کے حوالے سے تجزیہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ پانچ بڑے بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ مزید بہتر ہو کر 16.3 فیصد ہو گئی جبکہ غیر ملکی بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ بہتر ہو کر 31.3 فیصد ہو گئی۔ علاوہ ازیں بنیادی سرمائے میں بہتری نے سطح اول اور خطرہ بہ وزن اثاثوں کا تناسب خاصا بڑھا دیا۔ اس ششماہی میں چھوٹے بینکوں کی کارکردگی بہتر ہوئی تاہم ایک چھوٹے بینک کو ہونے والے غیر معمولی نقصان سے چھوٹے بینکوں کی مجموعی کارکردگی کچھ کم ہو گئی جس کے نتیجے میں ان کے سطح اول کی شرح کفایت سرمایہ میں معمولی اضافہ ہوا۔ مزید برآں بینکاری شعبے کا سرمائے اور اثاثوں کا لیوراجہ اظہار یہ بھی 2011ء کی دوسری ششماہی میں خاصا بہتر ہو کر 8.9 فیصد ہو گیا (جدول 3.2)۔

بینکوں کی کاروباری ترجیحات اور بڑھتے ہوئے خطرہ

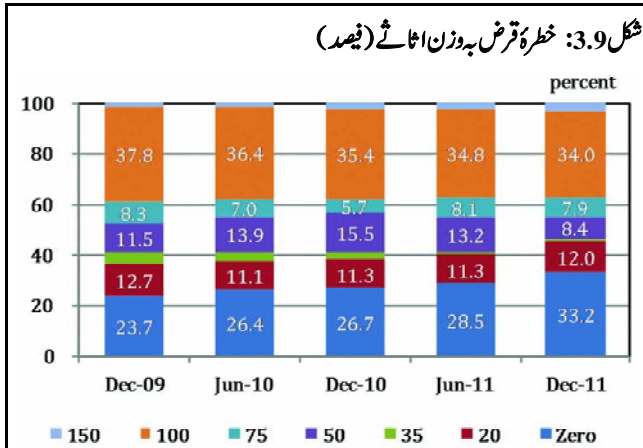
قرض سے خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں کا حصہ کم ہو گیا



زیر جائزہ مدت کے دوران بینکوں کی سرمائے کی اساس بڑھ کر 10.7 فیصد ہو گئی جبکہ خطرہ بہ وزن اثاثوں کی نمونہ کم یعنی 2.9 فیصد رہی۔ اس کا سبب بینکوں کا محفوظ تر کاروبار ترجیح دینا ہے کیونکہ نجی شعبے کو قرض دینے میں خطرہ قرض بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں کا حصہ جو پچھلے تین برسوں میں مسلسل گرتا رہا تھا 2011ء کی دوسری ششماہی میں مزید کم ہو کر 78.3 فیصد ہو گیا (شکل 3.8)۔ خطرہ بازار بہ وزن اثاثوں کا حصہ بڑھ کر 6.5 ہو گیا جبکہ جون 09ء میں 4.2 فیصد تھا کیونکہ بینکوں کی روز افزوں سرمایہ کاری کے ذخیرے پر شرح سود کے خطرے کا چارج بڑھ گیا۔ اسی طرح عملی خطرہ بہ وزن اثاثوں کا حصہ 2011ء کی دوسری ششماہی میں بڑھ کر 15.1 فیصد ہو گیا جس کا بڑا سبب بینکاری نظام کی بلند نفع یابی ہے۔²⁵

--- بینکوں کی خطرے کی مانگ مزید کم ہوئی

بینکاری نظام کے خطرے سے گریز کاروبار یہ خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں کی تقسیم میں بہت نمایاں ہے، جن میں نہ صرف قرضے شامل ہیں بلکہ سرمایہ کاریوں کے بعض اجزاء بھی ہیں۔ مجموعی خطرہ قرض بہ وزن اثاثوں میں صفر خطرہ بہ وزن اثاثوں کا حصہ دوسری ششماہی میں مزید بڑھ کر 33.1 فیصد ہو گیا جبکہ 2011ء کی پہلی ششماہی میں 28.5 فیصد تھا۔ دوسری جانب 100 فیصد خطرہ

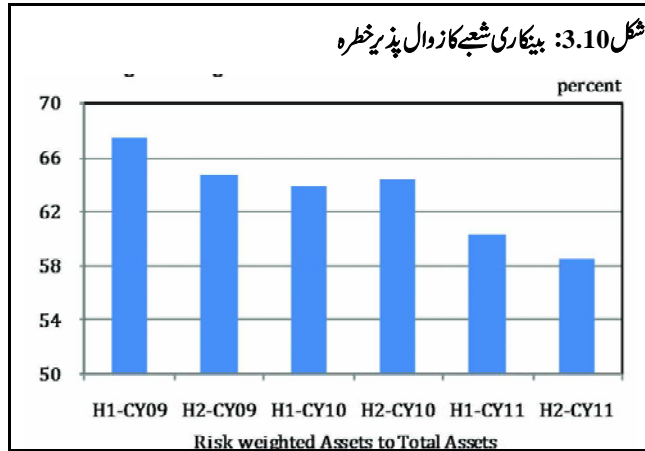


وزن رکھنے والے اثاثوں کا حصہ مسلسل کم ہو رہا ہے۔ اس دوران 150 فیصد خطرہ وزن کے حامل اثاثوں کا حصہ دوسری ششماہی میں بڑھ کر 3.1 فیصد ہو گیا جبکہ 2011ء کی پہلی ششماہی میں بلند درجہ بند جز دان کے باعث 2.5 فیصد تھا²⁶ (شکل 3.9)۔ اسی طرح مجموعی اثاثوں میں خطرہ بہ وزن اثاثوں کا حصہ بھی، جو بینکاری شعبے کے مجموعی

²⁵ پاکستان میں بیشتر بینک عملی خطرے کا چارج نکالنے کے لیے بیک انڈیکٹر اپروچ (BIA) استعمال کرتے ہیں۔ بی آئی اے کے تحت عملی خطرے کا چارج معلوم کرنے کے لیے بینکوں کی گزشتہ تین برسوں کی مثبت سالانہ مجموعی آمدنی کے اوسط کا 15 فیصد لیا جاتا ہے۔

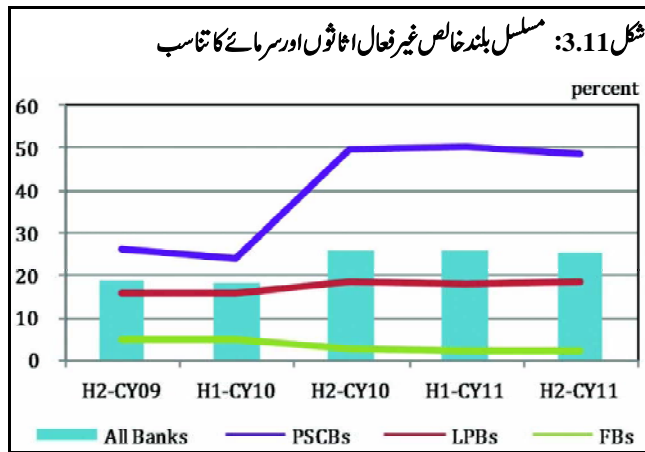
²⁶ بازل کی شرائط کے حوالے سے زائد الباعاد قرضوں کو جن میں اختصاص واجب الادا رقم کے 20 فیصد سے کم ہوں 150 فیصد خطرہ وزن دیا جاتا ہے۔

خطرے کا پیمانہ ہے، زوال کا رجحان دکھاتا ہے (شکل 3.10)۔



ادائیگی قرض کی صلاحیت کے مضبوط تر اظہاریوں کے باوجود غیر فعال قرضوں کی بڑھتی ہوئی سطح ابھی تک سرمائے کی اساس کے لیے اندیشوں کا باعث ہے

اگرچہ سرمائے کی اساس پچھلے برسوں کے دوران ضوابطی شرائط اور بہتر نفع یابی کے سبب مستحکم رہی ہے تاہم 2010ء سے پرخطر سرمائے (خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کا تناسب) میں بھی اضافہ ہوا ہے، سرکاری شعبے کے بینکوں میں زیادہ شدت سے اور 2011ء میں اس کے اثرات ہیں۔ یہ تناسب 11ء کی دوسری ششماہی میں 17 بی پی ایس گھٹ کر 25.6 فیصد ہو گیا جو مثبت پیش رفت ہے تاہم اب بھی بہت زیادہ ہے اور بینکاری شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت پر منفی اثر ڈال سکتی ہے (شکل 3.11)۔



خالص غیر فعال قرضوں اور سرمائے کے بلند تناسب کے علاوہ بعض بینک ضوابطی سرمائے کی شرائط پوری کرنے میں پیچھے ہیں۔ کل 12 بینک (دسمبر 11ء تک) کم سے کم 8 ارب روپے سرمائے کی شرائط پوری نہیں کر سکے۔ ناسازگار عالمی سیاسی حالات اور ملک کے معاشی اور ساختی مسائل کی بنا پر بینکوں کے لیے یہ بہت مشکل ہوتا جا رہا ہے کہ وہ اپنے غیر ملکی ملکی حصہ داروں کو بینکوں کی سرمائے کی اساس مزید بڑھانے پر قائل کر سکیں۔

جدول 3.3: شرح کفایت سرمایہ کے لحاظ سے بینکوں کی تقسیم

کل	10 سے کم	10 تا 15	15 سے زائد	دسمبر 08ء
40	9	10	21	دسمبر 08ء
40	7	12	21	جون 09ء
40	6	15	19	دسمبر 09ء
40	6	15	19	جون 10ء
38	6	12	20	دسمبر 10ء
38	5	12	21	جون 11ء
38	5	10	23	دسمبر 11ء

کم سے کم سرمائے کی شرائط کے علاوہ بینکوں کو کم سے کم شرح کفایت سرمایہ کی شرط بھی پوری کرنی ہوتی ہے جو 10 فیصد ہے جو بیشتر بینک آسانی سے پوری کر لیتے ہیں۔ دسمبر 11ء کے اواخر تک بازار میں 3.6 فیصد حصہ رکھنے والے صرف پانچ بینک کم سے کم شرح کفایت سرمایہ کی شرط پوری کرنے میں ناکام رہے (جدول 3.3)۔ ان میں دو خصوصی بینک شامل ہیں جن کی تشکیل نو ہو رہی ہے اور تین چھوٹے نجی بینک ہیں جن کا منڈی میں 3.4 فیصد حصہ ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ان کو درپیش خطرہ پورے بینک کے لیے زیادہ نہیں۔

بینکاری نظام کی دباؤ کی جانچ

ادائیگی قرض کی بہتر صلاحیت سے بینکاری نظام کی دباؤ کے سخت دھچکوں کو برداشت کرنے کی اہلیت بڑھی

پورے شعبے کی شرح کفایت سرمایہ 15.1 فیصد ہونے کے پیش نظر، جو ضوابطی تقاضوں سے کہیں زیادہ ہے، دباؤ کی جانچ کے شدید دھچکوں نے بھی بینکاری شعبے کو زیادہ متاثر نہیں کیا، ماسوائے چند کمزور بینکوں کے جو پہلے ہی کم سے کم شرح کفایت سرمایہ کے حوالے سے پیچھے ہیں۔ بینکاری شعبے کے قرضے، بازار، سیالیت اور وبائی خاکہ خطر پر یک عالمی حساسیت

باکس الف: خطرہ قرض کی حساسیت کے دھچکے

سی 1: 10 فیصد فعال قرضوں کا غیر فعال ہو جانا، 50 فیصد غیر معیاری قرضوں کا نچلے درجے میں جا کر مشکوک ہو جانا، 50 فیصد مشکوک قرضوں کا نقصان میں جانا۔

سی 2: غیر معیاری زمرے کے تمام غیر فعال قرضوں کا گر کر مشکوک اور تمام مشکوک قرضوں کا گر کر نقصان میں جانا۔

سی 3: بینکوں کے تین اہم ترین قرض گیروں کی نادرہندی۔

سی 4: بینکوں کے تین اہم ترین قرض گیر گروپوں کی نادرہندی۔

سی 5: غیر فعال قرضوں کے عوض اختصاص میں خالص غیر فعال قرضوں کے 50 فیصد کے مساوی اضافہ۔

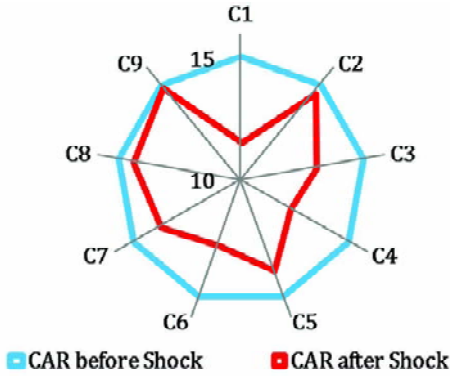
سی 6: غیر فعال قرضوں اور مجموعی قرضوں کے تناسب میں اضافہ جو پچھلے پانچ برسوں میں انفرادی بینکوں کی غیر فعال قرضوں اور مجموعی قرضوں میں اضافے کی زیادہ سے زیادہ سرمایہ حد کے مساوی ہو۔

سی 7: تمام بینکوں کے غیر فعال قرضوں میں 21 فیصد اضافہ جو پچھلے پانچ برسوں (مارچ 09ء) کے دوران بینکاری نظام کے غیر فعال قرضوں میں زیادہ سے زیادہ سرمایہ اضافے کے مساوی ہو۔

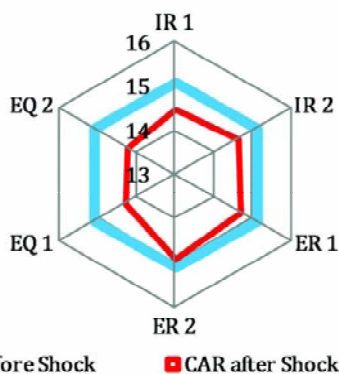
سی 8: بینکوں کے ٹیکسٹائل شعبے کے غیر فعال قرضوں اور کل قرضوں کے تناسب میں اضافہ جو پچھلے تین برسوں کے دوران ان بینکوں کے زیادہ سے زیادہ سرمایہ اضافے کے مساوی ہو۔

سی 9: بینکوں کے صافائی شعبے کے غیر فعال قرضوں اور مجموعی قرضوں کے تناسب میں اضافہ جو پچھلے تین برسوں کے دوران ان بینکوں کے زیادہ سے زیادہ سرمایہ اضافے کے مساوی ہو۔

شکل 3.12: خطرہ قرض کے دھچکے



شکل 3.13: خطرہ بازار کے دھچکے



کے دباؤ کے دھچکوں سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ چند بینکوں کے سوا پورا نظام دباؤ کو بخوبی برداشت کر سکتا ہے۔²⁷

بینکاری نظام شدید خطرہ قرض کے دھچکوں کے مقابلے میں بھی ادائیگی قرض کی صلاحیت کا حامل رہا۔ قرضوں کی درجہ بندی میں کمی کے حساسیت پر مبنی خطرہ قرض کے دھچکے نے بینکوں پر منفی اثر مرتب کیا کیونکہ اس سے شرح کفایت سرمایہ 350 بی پی ایس کم ہو کر 11.6 فیصد رہ گئی (باکس الف کا دھچکا سی 1)۔ بڑے قرض گیروں اور قرض گیر گروپوں میں قرضوں کے ارتکاز سے متعلق قرضے کے دھچکے (دھچکے سی 3 اور سی 4) یہ ظاہر کرتے ہیں کہ بینکاری نظام کی شرح کفایت سرمایہ بالترتیب 200 اور 280 بی پی ایس کم ہو گئی جس سے ارتکاز کا سنگین خطرہ ظاہر ہوتا ہے (شکل 3.12)۔ علی الخصوص بڑھتے ہوئے خطرہ قرض کے منظر نامے میں بینکوں کی قرض گاری زیادہ تر بڑے کارپوریٹس کو کی جارہی ہے۔ اس سے بڑے کارپوریٹ گروپوں میں قرضے کا ارتکاز بڑھ رہا ہے جبکہ ایس ایم ایز اور صارفین کے لیے قرضے کم ہو رہے ہیں۔ اس صورتحال کا بغور جائزہ لیتے رہنے کی ضرورت ہے تاکہ نظام کے لیے اس کے حوالے سے مضمرات نہ ہوں۔ اسی طرح غیر فعال قرضے کے کم ہوتے ہوئے رجحان کے مطابق بلند ترین غیر فعال قرضوں کے سرمایہ تناسب کا باعث بننے والا دھچکا (سی 6) شرح کفایت سرمایہ کو دھچکے کے بعد 230 بی پی ایس کم کر دیتا ہے۔

جہاں تک خطرہ بازار کا تعلق ہے، یہ بینکاری شعبے کے خاکہ خطر کا صرف 6.5 فیصد ہے اور خطرہ بازار کے حساسیت کے دباؤ کے دھچکوں نے بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو اتنا متاثر نہیں کیا جتنا خطرہ قرض کے دھچکوں نے۔ شرح سود اور ایکویٹی نرخ کے دھچکوں کا شرح کفایت سرمایہ پر متغیر اثر رہا جو 40 تا 85 بی پی ایس کے درمیان تھا جبکہ شرح مبادلہ کے دھچکوں کا شرح کفایت سرمایہ پر برائے نام اثر تھا (شکل 3.13)۔

قرضے، بازار اور سیالیت کے روایتی دھچکوں کے علاوہ ضوابطی دباؤ اور بین البینک وبائی دھچکوں کا بھی بینکوں کے جز دان پر اطلاق کیا گیا اور یہ دیکھا گیا کہ بینکوں نے دباؤ کے ان واقعات کو سہہ لیا۔ اسی طرح سیالیت کے دھچکے جن میں بینکوں کی امانتیں اچانک نکلوانے کے امکان کو زیر غور لایا جاتا ہے اور سیالیت کی کوریج کی شرح پر دباؤ پیدا کرنے کے لیے بینکوں میں موجود سیال اثاثوں (حکومتی تمسکات) پر 20 فیصد ہیز کٹ کا اطلاق کرنے پر یہ پتہ چلا کہ دباؤ کے ماحول میں بھی صحت مندانہ سیالیت پائی جاتی ہے۔

²⁷ دباؤ کے منظر نامے میں ناکام ہونے والے بینکوں کی تعداد کے لیے دیکھئے ضمیمہ 1.15۔

باکس: خطرہ بازار کی حساسیت کے دھچکے

آئی آر 1: خطیافت کی متوازی اوپر کی جانب منتقلی۔ تمام عرصیتوں میں شرح سود میں 300 بیس پوائنٹس کا اضافہ۔
آئی آر 2: خطیافت کی اوپر کی جانب منتقلی نیز عودیت جو شرح سود کو 3 ماہ، 6 ماہ، ایک سال، 3 سال، 5 سال اور 10 سال عرصیتوں پر پچھلے تین سال (جولائی 08ء) کے دوران ہونے والے زیادہ سے زیادہ سہ ماہی اضافے کے مساوی بڑھانے کے نتیجے میں ہوتی ہے۔

ای آر 1: پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ میں 30 فیصد کمی۔
ای آر 2: پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ میں 14.5 فیصد کمی جو پچھلے تین برسوں کے دوران ڈالر کے مقابلے میں روپے کی زیادہ سے زیادہ سہ ماہی کمی کے مساوی ہے۔
ای کیو 1: عمومی ایکویٹی نرخوں میں 41.4 فیصد کمی۔
ای کیو 2: عمومی ایکویٹی نرخوں میں 50 فیصد کمی۔

اقتصادی دباؤ کی جانچ سے ظاہر ہے کہ معاشی

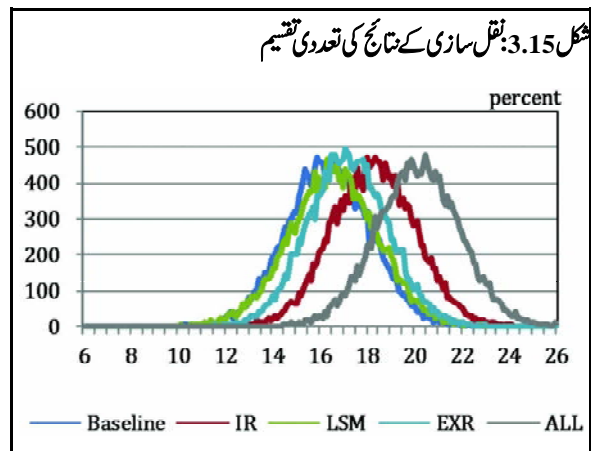
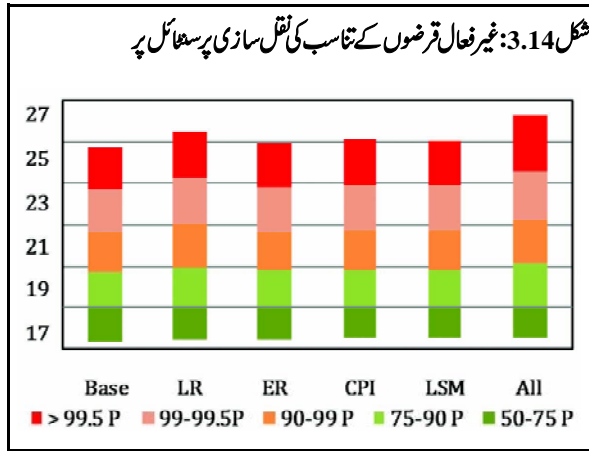
امکانات بدتر ہو رہے ہیں اور غیر فعال قرضوں کا تناسب

مزید بگڑ رہا ہے

حساسیت پر مبنی دباؤ کی جانچ کے علاوہ منظر نامہ یا خطرہ قرض کی معاشی دباؤ کی جانچ نے بھی بیکاری شعبے کی کارکردگی کو مجموعی طور پر زیادہ متاثر نہیں کیا۔ منظر نامے کے تجزیے کے تحت معاشی اظہاریوں کی قلیل مدتی (6 ماہ) پیشگوئیاں زیادہ منفی معلوم ہوتی ہیں۔ اسی طرح 2012ء کی پہلی ششماہی کے بیس لائن کیس کے تحت متوقع غیر فعال قرضوں کا متوقع تناسب بھی گھٹ کر 16.4 فیصد

رہ گیا یعنی 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران 20 بی پی ایس کا اضافہ ہوا۔ بہر حال یہ تشویشناک انفیکشن شرح 56.25 فیصد سے نیچے ہی رہا۔

معاشی متغیرات پر دھچکوں کے اطلاق کے مختلف منظر ناموں میں غیر فعال قرضوں کا تناسب مختلف پرسسٹائل سطحوں پر 16.6 سے 27.7 فیصد کی حدود میں رہا (شکل 3.14)۔ مثال کے طور پر شرح مبادلہ کے دھچکے نے انفیکشن تناسب سے کمزور رابطہ کی وجہ سے غیر فعال قرضوں کے تناسب کو زیادہ متاثر نہیں کیا۔ گرانی اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اشاریے پر لاگو کیے گئے دھچکوں نے دباؤ کے منظر نامے میں غیر فعال قرضوں کے تناسب پر اثر نہیں ڈالا۔ بڑے پیمانے پر اشیا سازی کے دھچکے کے تحت غیر فعال قرضوں کا اوسط تناسب بگڑ کر 17.2 فیصد (50 واں پرسسٹائل) رہ گیا اور بدترین منظر نامے میں یہ مزید بگڑ کر 99.5 واں پرسسٹائل پر 21.7 فیصد ہو گیا۔



مختلف معاشی دھچکوں کی نقل سازی سے مختلف منظر ناموں میں غیر فعال قرضوں کے تناسب کا بگڑتا ہوا رجحان اجاگر ہوتا ہے۔ اگر تمام معاشی دھچکوں کا بیک وقت اطلاق کیا جائے تو نتیجے کے طور پر دباؤ کی جو نقل سامنے آئے گی وہ بیس لائن (جس میں کوئی دھچکا نہیں) منظر نامے سے خاصا انحراف کرے گی (شکل 3.15)۔